163231 ـ قبروں کی زیارت کا حکم

سوال

قبروں کی زیارت کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قبروں کی زیارت سنت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم بھی دیا اور خود بھی قبروں کی زیارت کی۔ چنانچہ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو۔) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ ترمذی کی روایت، حدیث نمبر: (1054)، میں یہ الفاظ بھی ہیں: (کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔)

ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ قبرستان جانا اور قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے۔ مردوں کے لیے اس کے جواز پر اتفاق ہے، جبکہ عورتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: (میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو، اور کوئی نامناسب بات نہ کہو؛ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔)" ختم شد
ماخوذ از: "التمہید" (20/239)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع تشریف لے جاتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ ، غَدًا مُؤَجَّلُونَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ، اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ "
مومن قوم کی گھر والو! تم پر سلام ہو۔ تمہیں وہ آ پہنچا جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، اور تمہیں آئندہ وقت تک مہلت دی گئی ہے۔ ہم بھی، ان شاء اللہ، تم سے آ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔") اسے مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر: (974)۔

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"امام شافعی اور شافعی فقہائے کرام کی تمام عبارتیں اس بات پر متفق ہیں کہ مردوں کے لیے قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ تمام علمائے کرام کا یہی قول ہے۔ عبدری نے اس پر مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔ اجماع کے ساتھ

اس کی دلیل مشہور صحیح احادیث بھی ہیں۔ ابتدا میں قبروں کی زیارت سے منع کیا گیا تھا، پھر یہ ممانعت منسوخ کر دی گئی۔۔۔'' ختم شد
ماخوذ از: ''شرح المہذب'' (5/284)۔

دائمی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ (9/103) میں ہے:
''مردوں کا قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسا کیا اور اس کا حکم دیا۔ خلفائے راشدین، دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ مسلمین نے بھی اس پر عمل کیا، اور کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی، لہٰذا اس پر اجماع ہوا۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ : (میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سنو! اب ان کی زیارت کیا کرو۔)۔۔۔ الحدیث۔'' ختم شد

علامہ صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
''بالاتفاق یہ حکم استحباب کے لیے ہے۔ والدین کی قبروں کی زیارت کی تاکید زیادہ ہے؛ کیونکہ اس بارے میں آثار وارد ہوئے ہیں۔'' ختم شد
ماخوذ از: ''سبل السلام'' (2/114)

قبروں کی زیارت کیوں مشروع قرار دی گئی ہے؟ اس بارے میں الشیخ عبداللہ غنیمان کہتے ہیں:
''قبروں کی زیارت دو مقاصد کے لیے مشروع کی گئی ہے:
پہلا: انسان اپنے انجام کو یاد کرے؛ کیونکہ اسے بھی وہیں پہنچنا ہے جہاں یہ مدفون شخص پہنچا ہے۔ اس کا ٹھکانا بھی قبر ہی ہوگی اور اسے بھی اسی طرح دفن ہونا ہے۔ اس احساس سے وہ توبہ کرے، نیک اعمال میں محنت کرے، آخرت کو یاد رکھے اور ان حالات کو یاد کرے جن کا اس نے سامنا کرنا ہے۔

دوسرا: میت کے لیے دعا کر کے اس کے ساتھ بھلائی کرے؛ کیونکہ اسے اپنے کسی مخلص بھائی کی دعا کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن اگر معاملہ الٹ جائے اور انسان قبر پر اس لیے جانے لگے کہ صاحبِ قبر سے مانگے، تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود کے بالکل برعکس ہے۔'' ختم شد
ماخوذ از: '' شرح فتح المجید''

قبروں کی زیارت اس وقت مستحب ہے جب میت کی قبر اسی شہر یا آبادی میں ہو۔ لیکن اگر قبر اتنی دور ہو کہ اس کے لیے نکلنا سفر کہلاتا ہو تو اس کی زیارت کے لیے سفر کرنا مشروع نہیں، بلکہ حرام ہے۔

واللہ اعلم